بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر

عام سے سالانہ قیمت پیشگی
خواص ۱۲؎ اور معاونین
جو لطف فرماویں

جلد ۴ | قادیان دارالامان - ۳۱ر مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۲۹ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ھ | نمبر ۱۲

دار الامان کی دینی ضرورتیں
اور
ہماری قوم کی توجہ کی ضرورت

ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل و تائید پر بھروسہ کرکے مندرجہ بالا عنوان سے اپنے احباب کو اون دینی ضروریات پر اطلاع دینی چاہی ہے جو حمایت و حفاظت اسلام کے لئے ضروری ہیں +

چونکہ اس مضمون مین ہماری مخاطب وہ قوم ہے۔ جسنے نہ رسمی اور نمائشی طور پر موجودہ اسلام اور اسکی حمایت کی ضرورت کو محسوس کیا ہے بلکہ ایک داعی الی اللہ کی دعوت پر بصیرت کی آنکھ سے اوس ضرورت کو دیکھا ہے ایسی حالت مین ہم کو ضرورت نہوگی کہ ہم کل کے منتخب کردہ الفاظ جو معانی سے خالی ہوتے ہین استعمال کرین۔

ہم امید کرتے ہیں کہ وہ قوم جسنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کسی معمولی شخص کے ہاتھ پر نہین بلکہ مامور من اللہ کے ہاتھ بلکہ ید اللہ پر کیا ہے۔ ان مضامین کو پوری توجہ سے پڑھیگی اور اپنی توجہ اور عہد کا عملی نمونہ دکھانے کی سعی کریگی۔

سہولت کے لئے اس سلسلہ مضامین کو ہم مختلف عنوانوں میں تقسیم کریں گے

اس امر کا بیان کر دینا بھی اس موقع پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دین اور اوسکی ضرورتون کی اطلاع ہم کو حضرت امام ہمام علیہ السلام کے پاک وجود سے ملی ہے۔ اور اوس کی بعثت ہی نے مسلمانو کو اس امر پر سوچنے کا موقع دیا ہے اس لئے خود جو کچھ حضرت امام نے فتح اسلام اور پھر اشتہار لا انصار میں بیان فرمایا ہے اُن ضرورتوں کو اس وقت چھوڑ کر اون ضرورتوں پر بحث کریں گے جو اُن کی تائید کے لئے درپیش ہیں وہ ضرورتین تو گویا قوم کے لئے ہر وقت نصب العین رہنی چاہیں اور اون کے پورا کرنے کے لئے ہر وقت طیار رہنا چاہیئے مگر جو امور ہم ذیل میں بیان کرین گے وہ سب اون کی تائید ہی کے لئے بطور اسباب ہین

از انجملہ

مدرسہ تعلیم الاسلام ہے۔ تعلیم الاسلام اور اوسکی ضرورت ایک ایسا بدیہی امر ہے جو کسی مزید بحث کا طالب نہیں سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم کے نہ ہونے سے الحاد اور بے دینی کا پھیلنا اور مشن اسکولوں میں عیسائیت کی زہریلی تعلیم کی اشاعت ایسے امر ہیں جن سے ہر

ایک قوم کو ہندو ہو یا مسلمان اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ قومی مدرسے مذہبی اصولوں کو قائم رکھ کر جاری کرے۔ چنانچہ ایسے مدرسے جاری کئے گئے ہیں۔ ہم دوسرے مذاہب کے لوگوں اور ان کے مدرسوں کا ذکر نہ کرینگے۔ صرف مسلمانوں کو مد نظر رکھیں گے۔

بدقسمتی سے جیسے مسلمانوں میں باہم تفرقہ اور نفاق ہے اوسی طرح پر انکے ان کاموں کا حال ہے جو اونہوں نے قومی حمایت یا مذہبی پاسداری کی بناء پر جاری کئے ہیں اور اون مدرسوں یا انجمنوں کے کافی نہ ہونے کی اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی کہ نت نئے مدرسے اور نئی انجمنیں بنتی جاتی ہیں گویا ایک انجمن یا ایک مدرسہ کے بانی پہلی انجمن یا پہلے مدرسہ کو غیر مکتفی خیال کرتے ہیں۔ اگر علی گڈھ کالج مسلمانوں کی مذہبی حالت اور ملیت کو سدھار سکتا تھا تو انجمن حمایت اسلام کے کالج کی ضرورت ایک ڈھکوسلہ سمجھی جاتی ہے۔ اور پھر اگر انجمن حمایت اسلام کی دینی تعلیم کافی تھی تو انجمن نعمانیہ کا قیام اوسکو غیر مکتفی قرار دے رہا ہے۔ غرض یہ انتشار قوم بتلا رہا ہے کہ دینی تعلیم کی ضرورت ہے اور بے حد ہے۔ مگر اس کے لئے کوئی طریقہ جو آج کل مختلف سوسائٹیوں یا تعلیم گاہوں نے اختیار کیا ہے۔ کافی نہیں ہے۔ اور یہ نتیجہ اس تفرقہ سے ایک موٹی سمجھ کا انسان بھی پیدا کرسکتا ہے۔ غرض جیسے اس تفرقہ اور انتشار نے ضرورت امام کو بتلایا ہے۔ اسی طرح پر ان قومی اور مذہبی درسگاہوں نے ایک ایسے مدرسہ کی ضرورت بتلائی ہے جو اس امام کی پاک ہدایتوں اور بنا پر قائم کیا جاوے جیسے وہ امام کامل ہے۔ اور محض اصلاح دین کے لئے آیا ہے۔ اسی طرح اوسی ہی کی رائے اشاعت علوم دین کے متعلق واجب العمل ہو سکتی ہے۔ غرض یہ ضرورت ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کی۔ اور اسی غرض کو مد نظر رکھکر اکتوبر ۱۸۹۷ء میں حضرت امام ہمام علیہ السلام نے اجرائے مدرسہ کے لئے اعلان کیا اور جنوری ۱۸۹۸ء سے دار الامان میں مدرسہ تعلیم الاسلام جاری کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ اصلاح کے کاموں میں ابتداءً رکاوٹیں اور مشکلات ہوتی ہیں اس مدرسہ کو بھی بہت سی مشکلات کا سامنا رہا اور اب تک بھی ہے۔ مگر محض خدا کے فضل سے جس کو ہمارے امام کی دعائیں جذب کر رہی تھیں اسکی ترقی ہوتی رہی۔ چنانچہ ۱۸۹۹ء میں مڈل تک بڑھادیا گیا۔ اور سال رواں سے ہائی سکول بنا دیا گیا ہے۔ ان دو سالوں کے اندر مدرسہ نے جو کچھ ترقی کی وہ اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ دو سال کے اندر پرائمری سکول ہائی سکول ہو گیا ہے۔ اور تعلیمی حالت جیسی قابل اطمینان ثابت ہوئی ہے اوسکا اندازہ نتائج یونیورسٹی سے ہو سکتا ہے کہ جسقدر طالب علم امتحان مڈل میں شریک ہوئے وہ سب کے سب پاس ہوئے۔

اب ہمکو اس مدرسہ کی ضرورت اور اُسکی حالت پر بجز اسکے اور کچھ نہیں کہنا ہے۔ کہ طلباء کی اخلاقی اور مذہبی حالت کی اصلاح کے لئے تعلیم الاسلام نے کیا انتظام کیا ہے۔ اس انتظام کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ پنج وقت اُن کو نماز باجماعت ادا کرنی لازمی ہوتی ہے اور ہر روز حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کا درس قرآن مجید سنایا جاتا ہے۔ جمعہ کے روز مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا وعظ ہوتا ہے۔ اور ان سب سے زیادہ حضرت اقدس کا نمونہ اور آپ کے کلمات طیبات سننے کا موقعہ ہر روز حاصل ہے۔ مدرسہ کی نگرانی متدین سرپرست کرتے ہیں۔

غرض آج جس بات کی ضرورت قوم کو ہے۔ یعنے قرآن کریم کو دستور العمل بنانے کی اُسے دستور العمل بنا کر دکھایا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ تو ہے مگر سوال یہ ہے کہ مدرسہ کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کیا کیا جاوے۔

اس سوال کے جواب سے پہلے یہ بتلا دینا غیر مناسب نہ ہوگا کہ مدرسہ کی ضرورتیں کیا ہیں؟

(۱) مدرسین کی تنخواہ (۲) مکان مدرسہ کی وسعت (۳) بورڈنگ ہوس کی تعمیر (۴) غریب اور مسکین طالب علموں کے اخراجات تعلیم اور دیگر ضروریات یہ امور اربعہ ایسے ہیں کہ قیام مدرسہ کے لئے یہ بطور اربعہ عناصر ہیں اور انکی ترکیب سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ گویا تعلیم الاسلام ہے۔

دو سال سے مدرسہ ہذا میں چونکہ کسی قسم کی فیس نہ تھی اس لئے فیس کی امدنی کچھ نہیں ہوئی اور سرکار سے بھی کسی قسم کی مدد نہیں لی جاتی کیونکہ مدد لینے کی صورت میں سرکار کے ضابطۂ تعلیم کے مواقف عمل کرنا ہوگا جس پر عمل کرنا مدرسہ تعلیم الاسلام کی اکثر اغراض آہمہ کا مخالف ہے اور بجز اپنی قوم کے کسی دوسرے سے چندہ بھی نہیں لیا جاتا پس کل ضروریات کا مدار صرف صرف اپنی جماعت پر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہی اس کے چلانے کی فکر کرے۔

بورڈنگ ہوس کے نہ ہونے سے مدرسہ کی ترقی میں ایک بڑی بھاری روک تھی اوکمیٹی نے خدا تعالیٰ کے توکل اور بھروسہ پر کیونکہ اوسکا سارا کام خدا ہی کے بھروسہ پر چل رہا ہے۔ ان دونوں ستارہ روپیہ لگاکر بورڈنگ تیار کیا ہے مگر وہ بجز اور وسیع ضروریات کے لئے ہنوز مکتفی نہیں۔ کیونکہ طلباء کی ترقی نے مکان مدرسہ کی بڑی بھاری توسیع کا سوال پیش کر دیا ہے جو صرف ان قوم کی کمال توجہ اور التفات سے بعونہ تعالیٰ حل ہوگا اور علاوہ برآن مساکین طلباء کی خوراک جسکا اکثر بوجہہ حضرت اقدس کے لنگر خانے پر ہے اُس کا الگ انتظام تجویز کیا گیا ہے۔ غرض مدرسہ ہذا کی ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں اور قوم کی امداد کی سخت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم کو اس امر کے

بیان کرنے میں ذرا بھی تامل نہین ہے کہ اب کمیٹی کے پاس اسقدر روپیہ بھی نہین ہے جو آئندہ ایک ماہ کے لئے سٹاف مدرسہ کی تنخواہون کا کفیل ہوسکے گو یہ امر یقینی ہے کہ خدا تعالی خود ایسے اسباب پیدا کردیگا جو مدرسہ کی ترقی اور اس کے جاری رہنے کا موجب ہون گے اور روپیہ کی کمی کمیٹی کے متوکل ممبرون کو ایک لحظہ کے لئے بھی ہراسان نہین ہونے دیتی لیکن اسباب کی رعایت بھی مومن کا خاصہ ہے اس لئے ہم اپنی قوم کو توجہ دلاتے ہین کہ وہ بہت جلد مدرسہ کی امداد کے لئے طیار ہو جاوین۔ اس مین شک نہین کہ جماعت تھوڑی اور پھر اُن مین متمولین کی تعداد اور بھی کم ہے لیکن یاد رکھو کہ خدا تعالی اخلاص چاہتا ہے۔ اخلاص سے جو کچھ بھی دیا جاوے وہ بیش قیمت ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پیش نظر رکھکر اس مدرسہ کی امداد کے لئے اپنے مالون کو قربان کرے۔ اور چونکہ ابھی اور بھی کام اُنکی توجہ طلب پیش کرنے والے ہین۔ اس لئے امداد مدرسہ کے لئے مندرجہ ذیل تجویز پیش کرتے ہین جو لوگ اس کو پسند کرتے ہین وہ عملی طور پر ہماری تائید کرین اور جو اس سے بہتر کوئی تجویز پیش کرسکین وہ اطلاع دین۔

تجویز برائے امداد مدرسہ تعلیم الاسلام

ہر ایک چندہ دینے والا ایک سال کا چندہ یکمشت بطور امداد دے یعنے جسقدر چندہ کوئی صاحب ایک سال کے لئے دیتے ہین۔ اسی قدر چندہ بطور امداد دیں اور اپنا پچھلا ذمگی چندہ داخل کردے اور عید الضحیٰ پر جسقدر لوگ قربانی کرین اون کی کھالوں کا روپیہ مدرسہ کے مسکین طلباء کے لئے جمع کر کے بھیجین۔ اس کے انتظام کے لئے ہر شہر کی ہماری مجلس انتظام کرے۔

ایک قابل غور گرامی نامہ

ذیل میں ہم حضرت مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کا ایک خط درج کرتے ہیں جو مولانا شبلی نعمانی کے نام لکھا گیا! اس خط کے پڑھنے سے جسقدر مفید نتائج ہماری قوم کو مل سکتے ہین۔ اسوقت اُنکی تفصیل ہم نہ کریں گے صرف ناظرین کو اتنا بتلانا چاہتے ہیں کہ اس خط کے لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے کچھہ تھوڑا عرصہ گذرتا ہے کہ مولوی شبلی صاحب نے دائرۃ التالیف کے عنوان سے ایک لمبا چوڑا اشتہار شایع کیا تھا جس مین اخوان الصفا کے طرز پر فلسفیانہ مضامین لکھنے اور شایع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اور اُسکو قوم کی بہت بڑی ضرورت اور غایت بتلایا تھا۔ منجملہ اور مقاصد کو آخر میں قرآن کریم کی فصاحت اور بلاغت پر بھی مضامین لکھنے کا ارادہ دکھایا تھا۔ کھنے والا کہہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر مضامین لکھنے کا وعدہ یا ارادہ اوسی جہت کا ہوگا جیسا علی گڈہ کالج کی دینی تعلیم اور تمام مقاصد کے اخیر میں اسکا رکھنا شاید اسوجہ سے ہو کہ عام مسلمانون کو تنفر نہ ہو۔ بہرحال شبلی صاحب کی غرض اس سے کچھہ ہی ہو ہم کو اسپر بحث کرنے کی ضرورت نہین لیکن یہ ایک عام بات ہے کہ اگر شبلی صاحب نے اپنے زور قلم سے ایک ثابت شدہ صداقت کو کہ قرآن کریم افصح و ابلغ کتاب ہے مکرر ثابت کرنے کی کوشش بھی کی تو سمجھہ مین نہیں آتا کہ فائدہ کیا ہوگا*

مولینا مولوی نور الدین صاحب کا گرامی نامہ قرآن کریم کی عظمت کو قائم کرنے کی ایک نظیر ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر شبلی صاحب نے اسکا جواب حق و حکمت کی راہ سے دیا اور اُسپر توجہ کرنی ضروری سمجھی تو مسلمانوں کی خوش قسمتی سے ایک بہت بڑی فائدہ کی بات نکل آوے گی اور اُن کو وہ روشنی کا مینار نظر آجاویگا جو آج مسلمانون کو ہلاکت کے بھنور سے نکلنے کے لئے رہنما ہو سکتا ہے خدا کرے کہ ہمارے مخدوم مولانا کی کوشش کارگر ہو۔ امین ایڈیٹر)

(وہ خط یہ ہے)

مولینا المکرم المعظم!

(۱) بعض موانع کے باعث آپ کے اشتہار کی نسبت رائے اور رکنامہ کے متعلق جواب دینے سے قاصر رہا ہون اس لئے عفو کا طالب بھی ہون۔

(۲) مجوزہ مسودہ پہونچا اور پورا غور سے پڑھا۔ حسب الارشاد رائے اور ارادہ دونوں عرض خدمت ہین جناب نے رائے پوچھی اگر خلاف طبع بھی ہو تو ملامت کا موجب نہ رہے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ والمستشار موتمن مورخ اور ادیب کو گو رائے دینا آسان نہین۔ مگر قال اللہ اور قال الرسول نے کچھ آسان ہی دکھایا۔

(۳) مولینا۔ جس راہ پر اللہ تعالی نے ہمین چلایا ہے اور اوسپر علی وجہ البصیرۃ ہمیں آگاہی اور استقامت بخشی ہے ہمین اور اوس دوسری راہ بل راہون مین جنکو اسوقت کے مدبران اصلاح اور فلاح قوم تجویز کرتے اور قدم مارتے آئے بون بائن ہے۔

(۴) خاکسار نے سید کی تحریروں مولوی چراغ علی کے عجائبات نواب صدیق حسنخان کے صدہا رسایل السید مہدی علی کے لکچرس اور مضامین مولوی عبد الحی کے مباحث السید امیر علی کی لایف آف محمد احکام فقہ المولینا محمد شبلی کے قابل قدر رسایل اور اوسکی بے نظیر سوانح عمریان پڑھین اور بہت غور سے پڑھیں

(۵) میں اوپر نہ اوسوقت کوئی ریویو کرتا ہون اور نہ اس عریضہ میں حضور کے مجوزہ نوٹس پر ریمارک ہے نہ اس راہ پر کوئی بحث ہے جسکو زمانہ کے اقتضا کے موافق ہمارے امام و مقتدا مرزا قادیانی نے اصلاح و فلاح قوم کے لئے مولی کریم

جلبت عظمتہ سے الہام پاکر (سید مرحوم والا الہام نہین بل مکالمہ الہیہ) ہمین اسپر چلانا چاہا ہے۔

صرف ایک رائے آپکے نوٹس پر ایک سوال کے پیرایہ میں بحضور ملازمان والا پیش کرتا ہون از راہ فتوۃ و مروۃ اسپر توجہ مبذول ہو اور پھر جواب بھی چاہتا ہون۔

قرآن کریم کی غایت اور اس نور مفصل ہدایتہ ۔شفاء اور رحمۃ کا اپنی تعلیم میں اعلی مقصد کیا ہے؟

اس الکتاب اور لاریب فیہ من رب العالمین کی ہدایات پر پوری طرح آگاہی حاصل کرنے اور اس کے انوار اور افادات سے کامل طور پر مستنیر و مستفید ہو کر ایک شخص اپنے اندر اور اپنے اعمال میں وہ کونسا امر پیدا کر لیتا ہے جو اسمیں اور دیگر مذاہب یا کتب الہامیہ کے پیرو میں فارق اور مابہ الامتیاز ہو جاوے۔

(۲) میری غرض یہ ہے کہ وہ کمال مطلوب الانسان کا کیا ہے جس تک قرآن مجید پہونچا دیتا ہے اگر اسکو دستور العمل بنا یا جاوے اور دیگر مذاہب و ادیان اور کتب سماویہ اس حد تک پہونچانے سے قاصر ہیں اگرچہ انپر اسوقت عمل کیا جاوے۔ اولڈ ٹسٹمنٹ اور عہد جدید ہندوستان ۔گیتا اور ستیارتھ۔ رگوید ۔یجر۔ شام اور اتھربن بید کی تعلیمات آج محض اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ہمارے سامنے موجود ہیں ذرہ بھی مشکل نہین اگر ہم توجہ کرین اور ان کتب کے سچے پیرو بھی موجود ہین مولانا! خوش کن دعوے تو تمام ادیان مین موجود ہین مگر ہمین کیا ملے گا بر ہمو بھی جنکے پاس کوئی کتاب نہین ہم کو بتلاتا ہے میرا منشا اس سچے مواعید سے نہین ممکن ہے مواعید عرقوب ہوں یا مواعید صادقہ میرا مطلب یہ ہے کہ اس عالم دنیا میں جہاں ہم اسوقت موجود ہیں بقائمی ہوش و حواس وہ علمی آثار و علامات کیا ہیں جو قرآن کریم کو دستور العمل بنانے کے لیے مختص ہیں کامل نہ سہی بطور نمونہ ہی حاصل ہو جاویں یہ کیوں عرض کرتا ہون؟ اس عالم میں وہ عملی آثار و آیات کون سے ہیں جن سے قرآن مجید کی باہرہ حجتہ اور واضح سلطان کو ہم دوسروں پر ثابت کر سکیں یا وہ حج اور دین ثابت ہو جاوین۔

رازی کا مایہ فخر تفسیر کبیر ہے اور غزالی کے واسطے احیاء ولاشک

الہما عدیمی النظیر۔

مگر ان دونوں سے کیا میرے سوال کا جواب ہو جاتا ہے مجھے امید ہے کہ آپ اپنے گرامی اوقات سے تھوڑا سا حصہ نکال کر جواب سے مسرور فرمائین گے۔

ارادہ۔ رسائل معاونت کی خریداری اور مالی امداد میں ضرور شریک ہونگا

کرمنامہ کے پہلے حصہ کا جواب۔

میری کتابیں اکثر عاریت کی مین رہتی ہین اس وقت پشاور سے لیکر حیدرآباد تک احباب نے مانگی ہوئی ہین عمدہ جلدین تباہ ہو جاتی ہین۔

میرا تجربہ ہے کہ عمدہ جلد والی کتاب اور نفیس شیشی میں جب دوائی ڈالین تو چرائی گئیں اور بہت صدمہ پہنچا اسواسطے عمدہ دوائی اور کتاب خراب شیشی اور بودی جلد دن میں رکھتا ہوں۔ نورالدین ۲۹ مارچ ۱۹۰۰ء

دس سوالوں کا جواب۔

جو حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے ماسٹر غلام حیدر ہیڈ ماسٹر چکوال کے سوالات پر لکھا ہے اور جسکو عام فائدہ کے لئے ہم ذیل مین درج کرتے ہین + (ایڈیٹر)

سوال اول۔ کیا امت محمدی کا اجتماع ضلالت پر بھی ہو سکتا ہے۔

جواب۔ ہرگز نہین ہو سکتا۔ کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر۔

سوال دوم۔ کیا ابن عباس اور دیگر اماموں کی رائے یا ان کے اپنے مطلب کے موافق قبول کر کے اسکو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنا اور ان کے حصہ رائے سے پہلو تہی کرنا خواہ وہ حصہ رائے کا اپنے پیش کردہ ثبوت کا نقیض ہو ایک مسلمان شخص کی صداقت اور علمیت کو تقویت دے سکتا ہے۔

جواب۔ یہ لے اور وہ نہ لے تو کوئی گول بات ہے اصل بات میرے نزدیک یہ ہے کہ حقیقی امام قرآن مجید اور اوسپر عمل درآمد کرنیکے لئے پاک نمونہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بس ان دونوں کی تائید میں جو کوئی آجاوے اوسکا کہنا بسر و چشم قبول ہے ہر حکمت کی بات مومن کی متاع ہے جہان ملے لے لے ہو یا نہ ہو تعجب ہے کہ احادیث و اقوال فقہا و مفسرین نہ ہم لوگونکی خود بھی عادت ہے اور تمام امتہ محمدیہ کا یہی چال۔ اور آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں۔

سوال ۳۔ کیا آپنے بعد بیعت مرزا صاحب اون کے مسیح موعود ہونے میں کبھی شک کیا یا دن بدن آپ کے اعتقاد کو ترقی ہوئی؟

جواب ۳۔ یاد رکھو اور خوب اچھی طرح مجھے ہرگز شک نہین ہوا۔ میں اعتقاد میں ہر روز ترقی کرتا ہوں میں مرزا کو یقینا مہدی مسعود اور عیسے بن مریم مسیح موعود جانتا ہون اگر شک ہوتا تو اس علیحدگی کو کون مانع تھا۔

سوال ۴۔ کیا آپنے پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ تحصیل راولپنڈی کا فارسی رسالہ ہدیۃ الرسول اور اردو رسالہ شمس الہدایۃ فی اثبات حیات مسیح و نیز غایۃ المرام اور تائید اسلام مؤلفہ قاضی محمد سلیمان وکیل ریاست پٹیالہ کا بغور ملاحظہ کیا اور انکا جواب دینے کی کوشش آپکی جماعت سے کی گئی ہے؟

جواب ۴۔ شمس الہدایۃ تو میں نے خوب پڑھی ہے اور غایۃ و تائید کو غور سے دیکھا ہے۔ ہدیۃ الرسول نے غالباً ابتک مطبع سے جنم نہین لیا ان رسائل کے جواب کی چندان ضرورۃ نہین ایسے رسائل کے جواب میں غالب بھی مغلوب

ہی ہوتا ہے مگر پھر بھی مجھے امید ہے کہ کوئی آدمی ہماری جماعت کا جواب لکھیگا بات یہ ہے کہ ہمیں بڑے عظیم الشان کام درپیش ہیں اور یہ رسایل ہماری شاہراہ میں کچھ روک نہیں ان سنگریزوں سے حرج کیا ہے ؟ -

سوال ۵ - ازالہ اوہام میں جن الفاظ سے مرزا صاحب نے خدا و ند کریم کے دیا عیسے ابن مریم اذکر نعمتی علیک تا آخر) لغا موہوبہ کو عمل الترب مسمریزم مکروہ - قابل نفرۃ کا لقب دیا ہے اوسکی نسبت آپ کی ایمانی رائے کیا ہے ؟ -

جواب ۵ - سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست - انگریزی دانی موسیقی دانی - تعلیم مدرس انگریزی اور ہے اسلام دانی - قرآن دانی اہل اللہ شناسی اور ہے - ایک محمدی کو کہیئۃ الطیر تصویر کا خلق کیا تیرے نزدیک حرام نہیں اور کیا حرام مکروہ سے زیادہ مکروہ لفظ نہیں سوچ اور فکر کر اور کیا شریعت کا ہر ایک حکم نعمتہ اللہ نہیں اور پھر کس طرح اسلام نے بعض تعلیمات احیا میں حلتہ کے مقام پر حرمتہ کا لفظ استعمال فرمایا -

سوال ۶ - معجزہ کے بارہ میں آپکی کیا رائے ہے ؟ ظاہری بدیہی اسباب اس کو واسطے لازم ہیں یا بغیر واسطہ بدیہی کے بھی جسکو عقل نہیں سمجھ سکتی ہو سکتے ہیں ؟

(الف) حضرت موسےٰ کے عصا سے قلزم کا پھٹ جانا -

(ب) اور عصا سے بارہ چشموں کا پتھر سے جاری ہونا -

(ج) اور عصا کا سانپ اژدہا بن جانا

(د) شق القمر

(ہ) حضرت عیسےٰ کا بن باپ ہونا

(و) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ کے اثر سے محفوظ رہنا -

(ف) چار جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد زندہ دیکھنا - کیا ان مذکورہ بالا نشانات کو بھی آپ ایسا مکروہ اور قابل نفرۃ خیال کرتے ہیں یا کچھ اور ہی تاویل مثل سید احمد صاحب کرتے ہیں - ؟

جواب (۶) - معجزہ کا لفظ قرآن کریم اور حدیث شریف میں ان معنے پر نہیں بولا جن معنے میں آپ لیتے ہیں - آیات الہٰیہ کو نہ ماننے والے بے ایمان ہوتے ہیں میرے نزدیک تو قرآن کریم امام اور السید الکامل محمد رسول اللہ صلعم اور مقتدا جو کچھ ان دونوں میں پایا گیا اسپر میرا ایمان ہے میں سید احمد خان کا مقلد نہیں اوسکی تعلیمات کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا یہ عۓ دعۓ وعۓ تیرے دل کی کوئی صدا ہے اسپر یہ نصیحت یاد رکھ ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

سوال (۷) - ازالہ صفحہ ۶۲۸ دخل شیطانی کلمہ کبھی انبیا اور رسولوں کی وحی میں ہو جاتا ہے - اس مرزا صاحب کے عقیدہ اور مذہب کو آپنے مرزا صاحب کے بارہ میں تسلیم کر لیا ہے - یا اس دخل شیطانی سے مرزا صاحب مامون اور معصوم ہیں ؟

جواب (۷) - تمام مرسل اور انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام بلکہ تمام مامورمن اللہ بل وہ اہل اللہ بھی جو انبیاء و رسل علیہم السلام کے اتباع ہیں ایک ہی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں - اور شیطانی تسلط سے محفوظ ان عبادی لیس لک علیہم السلطان او فینسخ اللہ مایلقی الشیطان کی بشارت سے مسرور ہیں مرزا بھی خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بل ان سے علیحدہ نہیں -

سوال (۸) - آجکل جو مرزا صاحب نے اپنے فوٹو کرنے اور رکہنے کا جواز بتلایا ہے - گویا تصویر کشی کی اباحت کو ثابت کیا ہے کیا اس سے آجکل ہی یا بعد چندے بعد وفات مرزا صاحب رومن کتہولک کی طرح بت پرستی کی بنیاد کا زہریلا اثر ہنفتہ معلوم نہیں ہوتا -

جواب (۸) - فوٹو گرافی کے جواز کا فتویٰ آپ نے کہاں دیکھا اور مرزا پر کیوں اعتراض کیا - ایک مسیح نے تو کہیئۃ الطیر تصویریں تمہارے نزدیک کخلق اللہ بنائیں اور اس کے اتباع میں رومن کیتہولک بھی ہوئے اب تم نے دوسرے مسیح پر اعتراض کیسے کر دیا کیا اب تصویر کشی کا مسئلہ یاد آگیا اور عش میں بھول گئے ہم پر یا ہمارے مابعد پر سوء ظن کیوں کرتے ہو - ان الظن اکذب الحدیث اور کیا عکسی تصویر کو برا مانکر آپنے آئینہ کو دیکھنا ترک کر دیا ہے ؟

سوال (۹) - جو شخص خدا کو وحدہ لاشریک اور محمد کو رسول برحق اور قرآن کریم کو حجت اور قیامت کو برحق مانتا ہے اور جنت و دوزخ کا قائل ہے اور حسب الوسع عمل صالح کرتا ہے جیسا کہ اوسکو آپ دین نے بتلایا یا کسی اور نیک بخت مسلمان نے سکھایا ہے تو ایسے شخص کے واسطے قرآن کریم میں لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون کی آیت وارد ہوئی ہے اب کیا ایسا شخص بلا شفاعت مرزا صاحب یا بیعت مرزا صاحب قابل نجات و مغفرت ہو سکتا ہے ؟

جواب (۹) - جو قرآن کریم کو برحق مانتا ہے وہ مسیح کا مرنا اور پھر یہ آنا بھی برحق مانیگا اور جو محمد رسول اللہ کو برحق مانتا ہے اوکو لازم ہے کہ نازل شدہ عیسے کو مانے امام الوقت کا منکر عمل صالح کرتا ہے ؟ لا خوف اور لا یحزن کے مصداق تمہیں یہ مسلمان نظر آتے ہیں ہمیں بتاؤ یہ تو ایک مرتبہ ہے جس میں عام اہل اسلام ہر وقت داخل نہیں -

سوال (۱۰) - اگر کوئی مسلمان اپنے نیک ارادہ سے مرزا صاحب کے دعویٰ کو محض باطل قرار دے تو اوسکا ایمان درست رہتا ہے یا نہیں -

جواب (۱۰) - کیا الہٰی فضل لغو ہو سکتے ہیں کیا آپ نے نہیں پڑھا اوس کتاب کو جس میں سورہ نور ہے اور جس میں خلفاء کی منکرو نپر الفاسقون کا فتویٰ ہے کیا مستخلفہم کا منکر کوئی باطل ماننے اور اوسکا ایمان درست رہے ؟ افتومنون ببعض الکتب و تکفرون ببعض

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ نے بہ نظر تحقیق مرزا کے رسایل نہیں پڑھے یا دعاؤں سے بہت کام نہیں لیا یا استغفار ساتھ نہ تھا آپنے بعض مقام پر اپنی تحریر میں اپنی کن عادات سے کام نہیں لیا جو مدد ہوئی

مجھے معلوم نہیں میں نے ایمانی طور پر مختصر جواب دئے ہیں۔ اگر پسند ہو بہتر۔ والا کالائے بد بریش خاوند۔

نورالدین ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم

قصیدہ

درشان حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان

از مولانا مولوی محمد منیر صاحب ہیڈ ماسٹر

غوطہ فتح گڑھ

الصلوٰۃ اے ہادئے گم گشتگان راہ دین
والسلام اے رہنمائے منزلِ علم و یقین
اندرین وقت ضلالت اندرین دور فتن
بود برگشتہ جہاں از مسلک دین متین
آن یکے میگفت عیسیٰ ابن مریم تا ہنوز
ہست در قید حیات و بر سپہر چارمین
آن یکے را انتظار مہر مستقبل بدل
وآن یکے را شوق دید و چشم دجال لعین
دیگرے میگفت مہدی مختفی در غار شد
بر تناسخ چون ہنود از رجعت آورد یقین
دیگرے رقم نمودہ بر احادیث غلط
در پس پشتش فگندہ قول رب العلمین
چشم در راہ صدا از جانب چرخ برین
بیخبر از قدرت و قانون رب یوم دین
آرزوئے مہدئے خونی و جنگی میکنند
قد نبین را بخوانند یک ناودہ یقین
غافل از تفسیر قرآن و تشبث بالحشیش
ہادی نار ند ہم پند امیر المومنین[ع۱]
ایکہ کشف معنئ قرآن ز ذات تو شدہ
نقطہ نقطہ از کلامت آفتاب نور دین
ہر در تو آمدم امیدوار لطف تو
ذرہ را کافی شعاع از خور نور مبین
اللہ اللہ بارگاہ تو ہدایت گاہ عام
مہدویت را گواہ ہم آسمان و ہم زمین
شد ولی و مہبط الہام بد گرچہ بکشتی
جز دا برکہ غلام تو شد از صدق یقین
این مجالت از دلم ہر لحظہ سر بیرون زند
آمدم حاضر ولی اندر شمار آخرین
زآب اطمینان ولیکن چشم و دل سردم کند
آنکہ مبعوث آمدہ بر خلق ختم المرسلین
اے عطا پاش ہدایت اے خطا پوش ضلال
اے امام و مقتدائے کیش ختم المرسلین
گم ز راہ دین و دنیا در بیابان ضلال
ماندہ ام برسان مراد رکاروان مومنین
بیکس و نایاور و نامتقی و بوالفضول
دست در ذیلت زدستم اے امام الآخرین
دعوتم را گر پذیرا سے کنی و ردکنی
از دل و جانم غلامت اے امام المسلمین
بوکہ از ماء الحیات اہتدا زندہ کنی
سوختہ جان حزینم در غم دنیا و دین
گر نظر بر من فگندی گشتم از خیر القرون
آہنم اما ز رحم گر پارسم شد ہم قرین
ہر کسے مفلس چو من باشد مبارک مفلسی
ہر در ہم چو توے آید بسلک سالکین
اللہ اللہ عاصیم گرچہ منیرم مے کنی
رو سیاہی را بنازم بر درت آوردم این
[illegible]

دارالامان کی جامع مسجد

جامع مسجد کے صحن کی تنگی اور نمازیوں کی کثرت اور اونکی تکالیف کو دیکھ دیکھ کر ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جامع مسجد کی توسیع کا ارادہ فرمایا تھا اور ارادہ کیساتھ ہی کوئی تین سو سے زاید رقم چندہ کی جمع ہو گئی تھی جسپر مسجد کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا اس کام کے لئے کوئی خاص اشتہار حضرت اقدس نے شایع کرنا ضروری نہیں سمجھا لیکن تاہم حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ نے قریباً کل احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلا دی تھی اور اکثر جگہہ سے چندہ آ بھی گیا اور مسجد کا کام بہت کچھہ ہو چکا اور ابھی بہت باقی ہے۔ مسجد کے جنوبی پہلو میں ایک اور عمارت بڑھائی گئی ہے جو عندالضرورت عورتوں کے لئے نماز پڑھنے کے کام آئیگی اور صحن قریباً پہلے سے دو چند ہو گیا ہے حضرت اقدس اب جبکہ مسجد کو دیکھتے ہیں تو نہایت مسرت اور انبساط ظاہر فرماتے ہیں دراصل مسلمانوں کی عظمت مذہبی کا یہی ایک نشان ہے۔ اور اگر اس کی طرف بھی توجہ نہ کی جاوے تو بیشک افسوس کی بات ہے اس کے پورے طور پر طیار ہونے میں کوئی تین ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ ہماری جماعت دینی ضرورتوں سے خوب آگاہ ہے اس لئے ضرورت نہیں کہ لمبے چوڑے الفاظ میں اونکو بنائے مسجد کے فضایل اور برکات کا وعظ کرنے بیٹھیں صرف اتنا ہی لکھدینا کافی ہے کہ مسجد کی وسعت کے کام کے واسطے وہ اپنے ایمانی جوش کے موافق چندہ دیں جہاں جہاں سے ابھی تک چندہ نہیں آیا ہے وہ لوگ متوجہ ہوں۔ صحابہ کرام میں بھی عندالضرورت چندوں کی فہرستیں کھلتی تھیں اور اون کے چندوں کی انتہا یہ ہوتی تھی کہ جو کچھہ جمع جتھا گھر میں ہوتا تھا لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رکھدیتے تھے یا کم از کم نصف تو ضرور دیدیتے تھے۔ پس کیا تعجب ہے اگر ہمارے دوست ہمت کریں اور ایک ایک مہینے کی تنخواہ یا کم از کم پندرہ دن کی تنخواہ مسجد کی وسعت کے لئے دیدیں تا کہ اس خانہ خدا کی عظمت اوسکی وسعت کے ساتھہ بڑھے۔

دوستو! یہ مبارک مسجد جسمیں امام الزمان آکر نماز پڑھتا اور کھڑا ہوتا ہے ایک وقت آئیگا کہ ایک مسجد ہوگی جو خدا کی نظر میں مقبول اور منظور ہے اور ہوگی اسمیں خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے برکات اور فضل نازل ہوتے ہیں اور ہونگے پس اس کار خیر میں حصہ لینے والے کے لئے دنیا کے آخر ہونے تک بھی ثواب اور برکات کا سلسلہ جاری رہیگا آخر میں ہم یہ کہہ کر دوستوں کی طرف دیکھتے ہیں +

اے کہ داری مقدرت ہم عزم تائید و یز
لطف کن ما را نظر بر اندک و بسیار نیست

مسجد کے متعلق زر چندہ حضرت اقدس علیہ السلام یا میر ناصر نواب صاحب مہتمم تعمیرات دارالامان کے نام بھیجیں۔

ع۱ حضرت عمرؓ کا قول ہے حسبنا کتب اللہ

اسماء مریدان

حضرت اقدس مسیح علیہ السلام

(۱) چوہدری بڈھا موضع تلونڈی ضلع گورداسپور
(۲) رحیم بخش 〃 〃 〃
(۳) مولا بخش 〃 〃 〃
(۴) سلطان 〃 〃 〃
(۵) دیوان 〃 〃 〃
(۶) امام الدین 〃 〃 〃
(۷) حفیظ الدین 〃 بہادر حسین 〃
(۸) حسینا 〃 〃 〃
(۹) مولوی رحیم بخش صاحب 〃 〃
(۱۰) منشی علی بخش صاحب خاص ضلع سیالکوٹ
(۱۱) علی اظفر صاحب افریقہ
(۱۲) حاکم موضع گنگنی ضلع ہوشیارپور
(۱۳) مصدی 〃 〃 〃
(۱۴) حافظ شیر خان 〃 الہ آباد 〃
(۱۵) قاضی غلام محمد 〃 رن گڑھ امرتسر
(۱۶) مولوی رحمت اللہ صاحب کاتب عدالت 〃 کامونکی چھاؤنی گوجرانوالہ
(۱۷) نور محمد صاحب 〃
(۱۸) مہر دین صاحب 〃
(۱۹) لکھا موضع رودیانہ 〃
(۲۰) منظہر علی طالب
(۲۱) فیض علی صابر
(۲۲) محمد اشرف الدین موضع حیدرآباد
(۲۳) عبدالصمد صدر سیالکوٹ
(۲۴) مولوی سید عبدالرحمن صاحب موضع دریاپور ضلع گجرات
(۲۵) اہلیہ صدر و 〃 〃
(۲۶) اہلیہ صدر محمد 〃 〃
(۲۷) الٰہ بخش حجام موضع ملتان
(۲۸) محمد شاہ طالب علم موضع ہنگر
(۲۹) منشی محمد بخش موضع دھرم کوٹ بگا ضلع گورداسپور
(۳۰) غلام علی گھڑی ساز
(۳۱) میاں جی سراج محمد موضع حاجی پور
(۳۲) محب الدین 〃 〃
(۳۳) عبدالغفور 〃 جلہ ضلع ملتان
(۳۴) فضل حق خاص سیالکوٹ
(۳۵) اہلیہ حبیب الرحمن موضع حاجی پور
(۳۶) محمد شفیع صاحب حاجی پور ضلع سیالکوٹ
(۳۷) رحمان بخش حجام موضع ہنج ضلع شاہ پور
(۳۸) محمد حجام 〃 〃 〃
(۳۹) خدا بخش 〃 〃 〃
(۴۰) فضل احمد 〃 حاجی پور سیالکوٹ
(۴۱) نظام الدین 〃 جوڑا لاہور
(۴۲) سلطان محمد امرتسر
(۴۳) امام الدین موضع ڈیرہ نانک گورداسپور
(۴۴) عبدالرحمن 〃 موکل 〃
(۴۵) فضل سائیں 〃 تندوی 〃
(۴۶) عبدالواحد 〃 موکل 〃
(۴۷) محمد چراغ 〃 علی وال 〃
(۴۸) فتح دین 〃 سیکھوان 〃
(۴۹) مہر دین 〃 قادیان 〃
(۵۰) الہ دین 〃 سیکھوان 〃
(۵۱) محمد الدین 〃 بٹر وال امرتسر
(۵۲) نظام الدین 〃 تلونڈی گورداسپور
(۵۳) حسین بخش 〃 〃 〃
(۵۴) سندھی 〃 〃 〃
(۵۵) سجن 〃 ہیرپور منٹگمری
(۵۶) حسین بخش 〃 تلونڈی گورداسپور
(۵۷) محمد صدیق امرتسر کٹرہ مہاں سنگھ
(۵۸) ابر رحیم
(۵۹) لال دین موضع کوٹ ہرسا گورداسپور
(۶۰) حافظ فضل احمد 〃 〃
(۶۱) خدا بخش 〃 〃
(۶۲) بہادر بھاڑی 〃
(۶۳) نتھو کوٹ 〃
(۶۴) عمرا سیکھواں 〃
(۶۵) چراغ موضع قلعہ لال سنگھ 〃
(۶۶) قادر بخش 〃 بھیتی 〃
(۶۷) رمضان 〃 سراوی 〃
(۶۸) محمد بخش 〃 قلعہ لال سنگھ 〃
(۶۹) مولوی عبدالوحید لاہور
(۷۰) ولی محمد موضع تلونڈی
(۷۱) دلبر علی کٹک
(۷۲) محمد عمر کٹک
(۷۳) محمد اکبر 〃
(۷۴) کبیر الدین محمد 〃
(۷۵) سید وہاب حسینی موضع میلاپور
(۷۶) اللہ دتا 〃 وریام کملانا جھنگ
(۷۷) رہانہ 〃 〃
(۷۸) حاجی 〃 〃

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دُھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سُرخی بھرائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اوٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عـہ ممیریکا سفید سُرمہ اعلی قسم فی تولہ ے ر۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عـہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (+)

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیریکا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی بہت جانا دُھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ اٹھانے ہین جبن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مُضر کیمیاوی شئے نہین ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہان لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیریکا سرمہ ضروری ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں خوشی سے ممیرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب آہلو والیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے۔ اُسکی آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و منشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جن کی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاص کر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایم ایل ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم کے اہتمام سے چھپکر منبہ تعالے شایع ہوا)۔